ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

رفیع الدین ہاشمی بطور ماہر اقبالیات: تحقیقی مطالعہ

Rafi-U-Din Hashmi as Specialist of Iqbal Studies: a research study

ڈاکٹر محمد عامر اقبال

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سیال کوٹ، پاکستان

پروفیسر ڈاکٹر سبینہ اویس اعوان

ایسوسی ایسٹ پروفیسر، شعبہ اردو، جی سی ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ

ABSTRACT

For the promotion of Fiqr-e-Iqbal, experts have done significant work. Prof. Dr. Hashmi expanded the useful points of Iqbal's thought in a very scientific manner. He showed his interest, dedication, research style and criticism by composing many works on Iqbal Studies. Your research findings support students of Iqbal Studies as an authoritative source. Your works are indispensable in the promotion of Iqbal Studies. Dr. Hashmi critically reviewed the compilations related to Iqbal Studies and adopted a aggressive style of his opinion. He presented the interpretation and explanation of Iqbal's poetic aspects in a very careful and researched way. He also considered the critical purposes of Iqbal's poems. Also explain the political and historical background of the poems. In this way, the aspect of authenticity grew in the meaning of Iqbaliyat. The style of research and orderliness in your writings is admirable.

KEYWORDS: Dana-e- Iqbal, Hudi Khawn, Progressive, Research, Explanatory.

تلخیص

فکرِ اقبال کے فروغ کے لیے ماہرین نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے فکرِ اقبال کے کارآمد نکات کی توسیع نہایت ہی محققانہ صورت میں کی۔ آپ نے اقبالیات کے حوالے سے بہت سی تصانیف ترتیب دے کر اپنے ذوق، لگن، تحقیقی انداز اور تنقید کا لوہا منوایا۔ آپ کے تحقیقی نتائج مستند مآخذ کے طور پر اقبالیات کے طلبا کی معاونت کرتے ہیں۔ آپ کی تصانیف اقبالیات کے فروغ میں ناگزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اقبالیات سے متعلق تالیفات کا تنقیدی جائزہ لیا اور اپنی رائے کا والہانہ انداز اختیار کیا۔ آپ نے اقبال کے شاعرانہ پہلوؤں کی تفسیر، تعبیر اور توضیح نہایت ہی مدبرانہ اور محققانہ صورت میں پیش کی۔ آپ نے اقبال کی نظموں کے تنقیدی مقاصد کو بھی مدِ نظر رکھا۔ ان نظموں کے سیاسی اور تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی۔ اس طرح اقبالیات کے مفہوم میں صداقت کا پہلو پروان چڑھا۔ آپ کی تصانیف میں تلاش و جستجو اور سلیقہ و ترتیب کا انداز قابلِ تحسین ہے۔

کلیدی الفاظ: سخن وری، دانائے اقبال، حدی خواں، ترقی پسند، تحقیقی، توضیحی

اقبال کا فکر و فلسفہ سنجیدگی اور متانت کے زیور سے آراستہ ہے۔ اس کی قرأت کا تقاضا ہے کہ اس کی ترتیل میں یک سوئی اور ذہانت کی صفت کو بروئے کار لایا جائے۔ آگہی کا دامن تھاما جائے۔ فہم و فراست کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اس طرح ہم فکرِ اقبال کے مفاہیم و مطالب و مقاصد کی حصول یابی میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ آنے والی نسلوں تک اقبال کا پیغام بالکل اس مفہوم میں پہنچائیں جو کہ اقبال کا اپنا مقصد و منتہا تھا۔ ہم اپنی بصیرت کو بروئے کار لائے بغیر اس فرض سے

سبک دوش نہیں ہو سکتے۔اقبال کی فکری آگہی اور عزم و عمل کی جولانی کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے بغیر علم وادب کی موشگافیوں سے نبرد آزما نہیں ہو سکتے۔ذوق وشوق اور لگن ہی ایسی صفت ہے جو رہبری کا باعث بنتی ہے اور گوہرِ مراد ہاتھ آتا ہے۔فکرِ اقبال کی کہکشاں سے تارے چنناذیشان اور ارجمند لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔فکرِ اقبال سے شغف رکھنے والوں کی قدر افزائی ہوئی اور ان کی توقیر و تطہیر بھی بامِ عروج تک جا پہنچی۔

فکرِ اقبال کے نیّر و تاباں اور روشن و رخشاں ستاروں میں ایک انتہائی معتبر اور معروف نام پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا تھا۔آپ نے دانائے راز، زندہ رود اور حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے افکار کی توسیع و تفسیر بیان کی تو علم وادب کی دنیا میں استاذ الاساتذہ کے رتبے پر فائز ہوگئے۔آپ کو اقبالیاتی ادب کا رازداں سمجھا جاتا ہے۔آپ کو بالکل درست طور پر اقبال کے احوال و مقام کا محرم اسرار و آشنا سمجھا گیا ہے۔اقبال فکر و دانش کے ہی نہیں بلکہ دیکھا جائے تو سخن وری کے سالار بھی نظر آتے ہیں۔ہم پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو قافلۂ اقبال کا حدی خواں کہہ دیں تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

آپ ۹ ۔فروری ،۱۹۴۰ ءکو ضلع چکوال کی سر زمین پر پیدا ہوئے۔ایم اے اردو کی تعلیم ۱۹۶۶ء میں اورینٹل کالج لاہور سے حاصل کی ۔جھنگ، چشتیاں، سرگودھا، مری اور لاہور کے مختلف کالجز میں پڑھایا۔آپ پنجاب یونیورسٹی اوریئنٹل کالج لاہور میں بہ طور صدر شعبہ اردو خدمات سرانجام دیتے رہے۔آپ کی ادبی صفات میں تحقیق، تنقید اور تدوین کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

اقبالیات آپ کا خاص میدان تھا۔اقبال ملی نشاۃ ثانیہ کے نغمۂ نو بہار تھے۔ ۱۹۸۱ء میں پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی پنجاب یونیورسٹی سے مقالہ لکھ کر ڈاکٹر قرار پائے۔آپ نے اپنے مقالے میں اقبال کی کتب کا تحقیدی مطالعہ پیش کیا اور اقبال کے رہبر فرزانہ کی بلندی و بزرگی پر فائز ہوگئے۔اقبال اور اقبالیات سے والہانہ محبت، عقیدت اور وابستگی آپ کی فطرت کا حصہ ہے۔آپ کا قلب و نظر فکرِ اقبال کے دل نشیں اور روح افروز ذخیرے سے مالا مال ہے۔آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے :

’’علامہ سے متعلق معلومات کا ذخیرہ ان کے مطالعہ کا اعجاز ہے اور حقائق کی تعبیر سرودِ سحر آفریں سے کم نہیں
‘‘ (۱)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے فکرِ اقبال کی تشہیر کا فریضہ دل جمعی اور خلوصِ نیت سے سرانجام دیا اور اس میں عالمانہ مہارت اور سلیقہ مندی کا اظہار کیا ہے۔آپ اقبالیات اور علمی وادبی دنیا کے لیے سرمایۂ افتخار تھے۔آپ نے اقبالیات کے لیے موثر اور مستند تصانیف قلم بند کی ہیں جو تحقیق اور تنقید کے لیے اعلیٰ ترین ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔آپ کی تصانیف اقبالیات کے طلباء کی راہنمائی کے لیے اہم بھی ہیں، ضروری بھی ہیں بلکہ ناگزیر ہیں۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی خود بھی مطالعہ اقبال کا شغف رکھتے تھے اور اس بات نے انہیں مطالعہ اقبال کی گہرائی میں اترنے کے لیے اکسایا۔رفتہ رفتہ یہ عادت آپ کے رگ وپے میں سماگئی۔آپ کی تصانیف تحقیق و تنقید کے حوالے سے طلباء کی بھرپور معاونت فرماتی ہیں۔آپ نے اقبال کے شعر و فکر کی شرح بیان کرنے میں اردو زبان وادب کے فکری اور فنی پہلوؤں کا موثر استعمال کیا ہے۔اس سے فکرِ اقبال کے سرودِ سحر آفریں کا پہلو ماہرینِ اقبالیات کے قلوب واذہان منور کرتا دکھائی دیتا ہے۔پروفیسر عبدالحق نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو دانائے اقبال، قافلۂ اقبال کا حدی خواں اور معارف اقبال (Iqbal Encyclopedia) قرار دیا ہے۔

رفیع الدین ہاشمی نے اقبالیات کے حوالہ سے اہم تصانیف قلمبند کی ہیں۔تحقیق میں حوالہ جات کے طور پر ان کی تصانیف کے استعمال کا سلسلہ عصرِ حاضر کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے۔آپ کی مرتبہ، مولفہ یا تصنیف شدہ کتب اقبالیات میں تصدیق کا درجہ رکھتی ہیں۔ان کی کتاب کا حوالہ سند کے طور پر بلا کسی عذر تسلیم کیا جاتا ہے۔یہ سب آپ کی اقبالیات سے دلچسپی کا نتیجہ ہے۔آپ نے اقبالیات کو پڑھانے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔تحقیق میں مستند ماخذ فراہم کیے۔آپ نے اقبال اور اقبالیات کی تدریس اور تنقید کو معتبر بنا کر اعلیٰ رتبہ فراہم کیا۔اقبال شناس اور اردو زبان وادب کے سرحدوں سے پار ماہرین آپ کی قابلیت کے معترف ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

''ڈاکٹر ہاشمی نے شاعر معجز نما کی تدریس و تنقید کو جو وقار بخشا ہے وہ ہمارے لیے جہاں تاب چراغ راہ گزر ہے '' (۲)

ڈاکٹر وحید قریشی کی نگرانی میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے اپنے تحقیقی آپ نے اپنے کام میں متن پر خاص توجہ دی۔آپ نے املاء کا بھی اعلیٰ اور بے مثال نمونہ پیش کیا۔آپ کا یہ مقالہ کتابی صورت میں سامنے آیا اور تدوین کے طلباء کو بہت عمدہ ماخذ نصیب ہوا۔اس تصنیف کی تحسین اس طرح نظر آتی ہے کہ :

'' جس دیدہ ریزی اور باریک بینی کے ساتھ آپ نے ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف اور رموزِ او قاف پر نظر ڈالی ہے، وہ ایک مثال کی حیثیت سے پیش کیے جانے کے قابل ہے ''

(۳)

اقبال نے اپنے کلام کا کچھ حصہ تلف بھی کیا تھا اور بانگ درا کی اشاعت میں اسے شامل نہیں کیا تھا۔کچھ کلام تو ایسا بھی تھا جو کہیں نہ کہیں شائع بھی ہوا تھا مگر اقبال نے اسے قلم زد کر دیا۔کچھ لوگوں نے اس متروک کلام کو شامل کیا اور بانگ درا کی نئی اشاعت پیش کی۔اس طرح بانگ درا کی ترتیب خراب ہوئی اور مرتبین نے اسے بانگ درا کی تکمیل کا رنگ دیا۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ایسی تالیفات کا تنقیدی جائزہ لیا اور اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح کیا:

'' ۱۹۲۴ء میں بانگ درا شائع کرتے وقت بہت سا شائع شدہ کلام بھی قلم زد کر دیا تھا۔اس متروک کلام کو الگ سے شائع کرنا اقبال کے ذہنی ارتقاء کو سمجھنے کے لیے علمی طور پر تو مفید ہو سکتا ہے مگر اسے متداول کلام میں دوبارہ ملا کر ''مکمل'' اقبال کو پیش کرنا انتہائی بد ذوقی ہے۔یہ ایسا ہی ہے جیسے گندم کے ڈھیر سے نکالے ہوئے بھوسے، روڑوں اور کنکر پتھر کو دوبارہ اسی ڈھیر میں ملا دیا جائے اور اعلان کیا جائے کہ ہم نے گندم کے ڈھیر کو ''مکمل'' کر دیا ہے'' (۴)

اردو ادب ہمیشہ بت پرستوں کے نرغے میں رہا۔ کبھی اہلِ زبان کا عفریت عوام الناس کو خوفزدہ کرتا ہے تو کبھی ترقی پسند تیغ تفنگ لیے میدان میں اتر جاتے ہیں۔یہ علمی محاذ آرائی اردو زبان وادب کے لیے بہت نقصان کا باعث ہے۔کسی زمانے میں اردو ادب کی تحریکوں سے منسلک لوگوں نے فکرِ اقبال کو بھی اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔اس حرکت سے اقبالیات کی روح شدید متاثر ہوئی۔اس صورتِ حال کے پیشِ نظر آپ نے اپنے رفقا کار کی معاونت سے موثر ماخذ فراہم کیے۔آپ نے اقبال کے شاعرانہ پہلوؤں کی توسیع، تفصیل، تعبیر اور توضیح نہایت ہی مدبرانہ اور محققانہ صورت میں پیش کی ہے۔ اقبال نے بہت مہارت سے طویل نظمیں لکھی ہیں۔رفیع الدین ہاشمی نے بھرپور جرآتِ اظہار اور علمی قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے طویل نظموں کا ترجمہ کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔اقبال کی کچھ نظموں کے خلاصہ جات، تشریحات اور تراجم وغیرہ تو پہلے ہی موجود تھے مگر وہ تمام دستیاب مواد مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتا تھا اور نہ ہی مطلوبہ مقاصد پورے کرتا تھا۔آپ نے نظموں کے تنقیدی مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر ان کے سیاسی اور تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ساتھ ہی نظموں کے ثقافتی اور تہذیبی عوامل بھی پیش کیے ہیں۔آپ نے نظموں کے فنی محاسن کی نشاندہی سے اقبالیات کے طلباء کو تحقیق و تنقید کی نئی راہوں پر گامزن کیا ہے۔اس طرح آپ نے فکرِ اقبال کی شرح کو لفظی و معنوی حدود سے باہر نکل کر نئے تنقیدی مضامین کی طرف گامزن کیا ہے۔آپ کی یہ تخلیق ''اقبال کی طویل نظمیں'' اقبالیات کے سنجیدہ طلباء کے لیے ایک اہم اور ناگزیر تصنیف کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا اپنے تاثرات میں لکھا کہ :

''اندریں حالات ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت تھی جس میں ہر نظم کا تاریخی پس منظر، اس میں بیان کردہ واقعات کی تفصیلات اور فنی باریکیاں شرح و بسط سے قلم بند کی گئی ہوں۔ہاشمی صاحب ان دقّتوں

سے بخوبی عہدہ براہوئے ہیں۔انہوں نے ہر نظم کا پس منظر اور فنی تجزیہ بڑی وضاحت اور جامعیت سے تحریر کیا ہے۔اس طرح ایک ایسی کتاب وجود میں آئی ہے جو اقبالیات کے طلبہ کے لیے ایک نعمتِ غیر مترقّبہ ہے۔ہاشمی صاحب نے اقبالیات کے جملہ پہلوؤں کا دِقّتِ نظر سے مطالعہ کرر کھاہے،اس لیے ان کی نظران نظموں کے تمام پہلوؤں پر پڑی ہے اور کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہا'' (۵)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی فکرِ اقبال کے مصادر تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔اس طرح آپ کی علمی بصیرت تصدیق اور تنقید کے مرحلوں سے گزر کر اصل صورتِ حال تک جا پہنچتی ہے۔آپ کی اقبال فہمی کی بدولت اقبالیات کے کئی نکات اصلاح کے مرحلے سے گزرے ہیں۔اس لیے آپ کی اندرون بینی کے عرفان کو قابل قدر نگاہوں سے دیکھا جاتاہے۔آپ نے ''احمد دین'' کی تصنیف

'' اقبال'' میں بعض بیانات کی تصحیح فرمائی جس سے اقبال کے متعلق دستیاب معلومات کی اصلاح ممکن ہوئی۔آپ نے اس کتاب میں موجود اقبال کے یوم ولادت کی توضیح فرماتے ہوئے سرکاری سطح پر ۹۔نومبر ۱۸۷۷ء قرار دیا۔اور بھی کچھ باتوں کا ذکر '' چند توضیحات ''(۶) کے عنوان سے کیا گیا ہے۔

فکرِ اقبال کے حوالہ سے بہت سی تصانیف،تالیفات اور مرتبہ تخلیقات سامنے آتی ہیں۔اقبال شناس اپنی بساط کے مطابق فکرِ اقبال کی تابندگی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔کلامِ اقبال کی قرآت خوانی سے نوجوان طبقہ بہت متاثر ہوتا ہے۔کئی اقبال شناس اس میں بھی مصروفِ عمل دکھائی دیتے ہیں کہ اقبال کے اشعار تک عام قارئین کی رسائی بھی آسان تر ہوسکے۔اس حوالہ سے اشاریہ سازی بہت اہمیت رکھتی ہے۔اشاریہ سازی قارئین کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ایسے محققین کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کی کاوشوں پر ستائشی کلمات بھی کہے ہیں۔ایک تحقیقی تخلیق ''اشاریہ کلامِ اقبال اردو'' مرتب کرنے والی محقق کی کوششوں پر آپ نے کچھ اس انداز سے تحسین فرمائی:

'' اول تو حوالہ جاتی کام مشکل اور جان لیوا ہیں اور اس میں تنقیدی مضامین لکھنے سے کہیں زیادہ محنت پڑتی ہے۔دوسرے یہ کہ حوالہ جاتی تحقیقی کام بالعموم کسی شمار قطار میں نہیں آتے اور ہمارے جغادری نقاد اس نوعیت کی کاوشوں کا استقبال فقط خندہ استہزا سے کرتے ہیں ، مگر بعد ازاں وہ حسبِ ضرورت خود کو انہی اشاریوں کی طرف رجوع کرنے پر مجبور پاتے ہیں۔یہ الگ بات ہے کہ انہیں ایسے کاموں کی اہمیت کا اعتراف کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی'' (۷)

آپ کی یہ تحسین اشاریہ سازی کے فنی پہلو کی اہمیت واضح کرتی ہے اور اقبالیات کے موضوعات پر تحقیق وتنقید کرنے والوں کو اس نئی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

بھارت کے انتہائی معتبر اقبال شناس،پروفیسر ایمرطس، محترم جناب پروفیسر عبدالحق نے ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو بین الاقوامی اقبال کانفرنس میں بھارت مدعو کیا تھا۔وہاں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ''تشکیل جدید'' کے حوالے سے مقالے پیش کیے۔پروفیسر عبدالحق نے ان مقالوں کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خطبات کی تفہیم میں ایسا آسان اسلوب ڈاکٹر ہاشمی کی تدریسی ریاضت کا اکتساب ہے جو اشکال یا ابہام کی نارسائیوں کو بہ سہولت دل میں اتار دیتا ہے۔پروفیسر عبدالحق اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں:

''تصورات کی تفہیم سے قطع نظر،اقبال کی سخنوری کو سمجھنے کے لیے بھی ڈاکٹر ہاشمی کی ہدایت کلیات قانون کا نسخۂ شفا ہے '' (۸)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

آپ جب ایم۔اے اردو کے طالب علم تھے تو اساتذہ کی نظر میں ذمہ دار، ذہین اور محنتی طالب علم شمار کیے جاتے تھے۔تدریس سے منسلک ہونے کے بعد آپ نے لکھنے لکھانے کا تحقیقی کام جاری رکھا اور ادبی دنیا میں نہایت عمدہ تحقیقی اور تنقیدی کتب تخلیق کیں۔آپ کی شخصیت اقبالیات کے ماہرین کے لیے قابلِ کشش تھی۔اقبالیات میں اگر کوئی موضوع قابل بحث ہوتا، ہاشمی صاحب بہ خوبی اس موضوع پر روشنی ڈالتے تھے۔اقبال نے فن کی تحسین و تخلیق میں جو مرتبہ پایا ہے کوئی دوسرا مفکر و مدبر وہاں تک نہیں پہنچا۔آپ کے افکار تخلیقی نصاب کا عروج بھی ہیں اور منتہا بھی۔آپ کے حکیمانہ کلمات فکر و فن کا معجزہ ہیں۔آپ کے دانشورانہ تخلیقی نکات، صدق و صفا کی فکر انگیز بشارت ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے انتہائی عقیدت اور احترام سے فکرِ اقبال کو اپنے دل میں اتارا تھا۔آپ نے بہت گہری نگاہ سے اقبالیات کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا اور ایک باذوق اور محنتی محقق قرار پائے ۔ اقبالیات کے موضوعات سے متعلق تحقیق و تنقید کا جو مدبرانہ اور مفکرانہ انداز آپ نے اختیار کیا تھا کوئی دوسرا شاید ہی اس تفکر تک پہنچ سکتا ہو۔اس کے لیے جرآت اور بہادری اور ہمت درکار ہے۔خدا نے آپ کو ان صفات سے نوازا تھا۔اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔اقبال کی مثنوی ''اسرارِ خودی'' کو لیجیے۔اقبال کا پہلا شعری مجموعہ کلام جو فارسی زبان میں منظر عام پر آیا۔1915ء میں لاہور سے شائع ہوا۔اسرار خودی کا پورا کلام مثنوی کی صورت میں ہے۔اسرار خودی کی وجہ سے اقبال مفکر شاعر کے طور پر تسلیم کیے گئے خودی اقبال کی شخصیت کا جزو اور شناخت بن گئی۔اقبال کے فلسفہ خودی میں انسانوں کی بقا کا راز مضمر ہے۔اور قوموں کی آبرو مندی کا نسخہ شفا بھی خودی میں پوشیدہ ہے۔اس مثنوی کا آغاز اقبال نے 1911ء میں کر دیا تھا۔عطیہ بیگم کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

> ''قبلہ والد صاحب نے فرمائش کی ہے کہ حضرت بو علی قلندر کے طرز پر ایک فارسی مثنوی لکھوں۔اسی راہ کی مشکلات کے باوجود میں نے کام شروع کر دیا ہے''(9)

اقبال نے کچھ اشعار بھی لکھ کر عطیہ فیضی کو بھجوائے۔صرف یہ خط ہی اسرار خودی کی اشاعت کا باعث نہیں بلکہ اور بھی بہت سے محرکات ایسے ہوں گے جو مفکر شاعر کو اس بات پر مجبور کرتے ہوں گے کہ غلام اور غافل قوم کی بیداری کے لیے کوئی نسخہ شفاء پیش کیا جائے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا تنقیدی انداز دوسروں سے بالکل ہی مختلف تھا۔ لکھتے ہیں:

> ''محض اتنی سی بات مثنوی کا محرک نہ تھی۔ سہ سالہ قیام یورپ، سلطنت عثمانیہ کا بکھرتا ہوا شیرازہ، ملت اسلامیہ کا عمومی زوال و انحطاط اور ان سب کے نتیجے میں وہ ذہنی کرب و اضطراب، جو کسی حد تک "شکوہ" اور "شمع و شاعر" جیسی نظموں اور اس زمانے کے خطوط (بطور خاص مکاتیب بنام (اکبر الہ آبادی) میں ظاہر ہوا، اسرار خودی کا اصل محرک ہے والد اقبال کو البتہ فوری محرک قرار دیا جا سکتا ہے'' (۱۰)

رفیع الدین ہاشمی نے اپنی رائے کے اظہار میں اور بھی بہت سے نکات پر روشنی ڈال دی ہے۔یہ ہے طلبا کی تربیت کا انداز جو تحقیق و تنقید کی منزلوں کے مسافر ہیں۔

آپ کو راست فکر نقاد کا لقب دیا جائے جو ہر گز غلط نہ ہو گا۔آپ نے اقبال کو کبھی غلط سانچوں میں نہیں ڈھالا۔اقبال کی فکر افروزی اور علم و اکتساب کی نور فشانی نے نوجوانوں میں عقابی روح پھونکی ہے۔اس طرح روح کو اپنی منزل آسمانوں میں نظر آتی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوانوں نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے بھرپور رہنمائی حاصل کی ہے۔ڈاکٹر ظہور مخدومی نے رفیع الدین ہاشمی کی تصانیف کا تعارف اور تجزیہ پیش کیا جو ایک عالمانہ کوشش ہے۔ڈاکٹر ظہور مخدومی لاہور تشریف لائے اور ڈاکٹر ہاشمی کے کوائف اکٹھے کیے۔آپ ہاشمی صاحب کے ساتھ بھی رہے اس طرح آپ نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کی مثالی زندگی کا مشاہدہ بھی کیا اور رفیع الدین ہاشمی کی تمام کتب حاصل کیں جو ان کے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے کے لیے ضروری تھا۔پروفیسر عبدالحق نے اس کوشش پر ڈاکٹر مخدومی کی قدر افزائی کی ہے اور ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو تبریک اور تہنیت پیش کی ہے۔آپ انتہائی شگفتہ لب و لہجے کے مالک تھے۔بولتے تھے تو زبان سے حرف و صوت کا سیلِ رواں جاری ہو جاتا تھا۔سننے والے آپ کی گفتگو کے سحر میں کھو جاتے تھے۔ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے کسی ندی کے جھرنے کی مدھر آواز ہو اور حاضرین و سامعین مست بیٹھے ہوں اور آپ کی گفتگو سن کر سر دھن رہے ہوں۔آپ کی تحقیقی تخلیقات کے خزانے میں اقبالیات اور اردو زبان و ادب کی بہت سی تصانیف موجود ہیں۔ اقبال نے اپنی شاعری کو پیغام کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔اقبال نے شعر کو بہ طور فن نئے سانچے میں ڈھالا۔اس

طرح اقبال کی فکری عظمت بامِ عروج تک پہنچ گئی۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے نہایت متوازن اور تنقیدی نقطۂ نگاہ کو بروئے کار لا کر اقبال کی پیغامی حیثیت واضح کی ہے۔آپ نے اقبال کی فنی مہارت کو نہایت ہی سلیقہ مندی سے بیان کیا ہے۔آپ نے بلا مبالغہ اقبال کو منفرد فکری عظمت کی بدولت اردو شعر وادب کی آبرو قرار دیا ہے۔اقبال کی شاعرانہ عظمت و برتری بیان کرتے ہوئے آپ اقبال کی تراکیب ،ان کی تلمیحات،استعارات اور تشبیہات کو ان کے شعری فن کا اہم جزو قرار دیتے تھے۔آپ کے نزدیک یہ تمام شاعرانہ اصطلاحات علامتی حیثیت میں اقبال کے فکری نظام سے مربوط ہیں۔

اگر صرف اقبالیات کا ذکر کیا جائے تو درج ذیل تصانیف کو کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ (۱) 1986ء کا اقبالیاتی ادب۔ (۲)علامہ اقبال: شخصیت اور فن (۳) اقبال کی طویل نظمیں (۴)اقبالیات کے تین سال 1987ء،1989ء،1994ء(۵)اقبالیات تفہیم و تجزیہ (۶)اقبالیات کے سو سال (۷)خطوطِ اقبال (۸) کتابیات اقبال(۹) تفہیم و تجزیہ(۱۰)تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ (۱۱) تحقیقی اقبالیاتی ادب۔ایک جائزہ(۱۲)1986ء کا اقبالیاتی ادب(۱۳)1985ء کا اقبالیات ادب۔ایک جائزہ۔

آپ نے اپنی تصانیف میں تلاش و جستجو اور سلیقہ و ترتیب کا جو انداز اختیار کیا وہ قابل تحسین ہے۔آپ اقبال کے کلام اور پیغام کی نشر واشاعت کی عمدہ ترین خدمت انجام دے رہے تھے۔آپ نے جو تصانیف تخلیق کی ہیں وہ اقبالیات کے میدان میں بھی حوالہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ان سے استفادہ کیے بغیر اقبال کی نظم و نثر کے صحیح متن کا مطالعہ ناممکن ہے۔آپ کی تصانیف اقبالیات میں بنیادی دستاویز کا درجہ رکھتی ہیں۔آپ کی تنقید اور تحقیق میں جامعیت اور بصیرت کا پہلو پایا جاتا ہے جو اقبالیات کے لیے مستند ماٰخذ ہے۔آپ 25 جنوری 2024 بروز جمعرات خالقِ حقیقی سے جا ملے (**اناللہ وانا الیہ راجعون**)۔عصرِ حاضر میں فکرِ اقبال کی صحیح تفہیم و تفسیر کے لیے آپ کی کاوشوں کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ اقبالیات کی توسیع کا باعث بنے گا اور اقبالیات کا دامن کشادہ ہوگا۔

ماخذات

(۱)عبدالحق،پروفیسر، تبریک و تبصرے، نئی دہلی:اصیلا پریس دریا گنج،۲۰۱۲ء،صفحہ ۷۹

(۲)عبدالحق،پروفیسر،اقبال کا حرفِ شیریں، نئی دہلی:اصیلا پریس،دریا گنج،اگست ۲۰۱۴ء،صفحہ ۱۷۰

(۳) ر،رفیع الدین ہاشمی،تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،مکتوب بنام رشید حسن خاں،لاہور:اقبال اکادمی پاکستان،طبع سوم ۲۰۱۰ء،صفحہ ۱۳

(۴) رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،صفحہ ۱۶

(۵) ہاشمی،رفیع الدین، ڈاکٹر، اقبال کی طویل نظمیں،ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا،پیش لفظ،لاہور:اقبال اکادمی پاکستان،اشاعت،صفحہ ۸

(۶)احمد دین مولوی،اقبال،مرتبہ،مشفق خواجہ،لاہور:اقبال اکادمی پاکستان،طبع چہارم ۲۰۰۶ء،صفحہ ۱۵

(۷) یاسمین رفیق، مرتب اشاریہ کلام اقبال اردو،ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی،حرفے چند،لاہور:اقبال اکادمی پاکستان،PDFصفحہ ۳

(۸) عبدالحق،پروفیسر،اقبال کا حرفِ شیریں،صفحہ ۱۷۳

(9)اقبال،کلیاتِ مکاتیبِ اقبال،جلد اول،مرتبہ،سید مظفر حسین برنی،دہلی:اردو اکادمی،۱۹۹۹ء،ص ۲۲۵

(۱۰)ہاشمی،رفیع الدین،ڈاکٹر،تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ،طبع دوم،۲۰۰۱ء ص ۷۷